الاسلام یعلو ولا یعلیٰ

مقالۂ خامسہ بابت ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۳ ہجری نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصنفۂ عمدۃ المحققین جناب مولانا محمد قمر الدین صاحب مدظلہ منجملہ مقالات رسالۂ ماہوار

مآل التہذیب

جو مسلمانون کو نیچر پرستون کے مکر و فریب سے اور نیچرون کو نیچر کے

دھوکے سے بچانے کے لیے بہ تعمیل ارشاد حضرت مصنف مدظلہٗ

مطبع نظامی کانپور مین چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله واستعینه واستغفره واصلّی علی حبیبه ونبیه محمد المصطفیٰ وعلیٰ اٰله واصحابه اجمعین اما بعد یہ مقالہ مشتمل ہی ابطال نیچر پرستی کے بیان پر جن حضرات کو طبیعت اور نیچر کے آثار عجیبہ نے دھوکا دیکر بلاے اعجوبہ پرستی مین مبتلا کرلیا ہی۔ وہ اسکو غور سے پڑھین۔ اور دلائل مندرجہ کو انصاف اور تحقیق کی نظر سے دیکھین۔ خداوند مفضال و منعام کی رحمت شاملہ اور عنایت کاملہ سے امید واثق ہی کہ وہ جب ایسا کرینگے تو توہمات واہیہ سے نجات پائینگے۔ واللہ علی کل شئ قدیر و بعبادہ خبیر۔ مناسب ہی کہ ابطال نیچر پرستی کے بیان سے پیشتر علما کے اوس اختلاف پر جو نیچر کے وجود و عدم کی نسبت ہی ایک عام فہم تقریر لکھی جائے تاکہ جو لوگ اس بحث سے بالکل ناآشنا ہین۔ وہ بھی ہمارے آیندہ بیان کو دلچسپی اور بصیرت کے ساتھ دیکھین۔

سلہ مین خدا کو سراہتا ہون اور اوس سے مدد مانگتا ہون۔ اور اپنے گناہون اور خطاؤن کی اوس سے معافی چاہتا ہون۔ اور اوسکے پیارے پیغمبر اور پیغمبر کی آل اور اصحاب پر درود پڑھتا ہون۔ ۱۲ منہ

نیچر کیا ہی اور کیا کرتا ہی

احوال عالم مین غور اور خوض کرنے والے لوگ تین گروہ ہین - سب سے اول اور اعلی انبیا علیہم السلام اور اونکے متبعین ہین - پھر حکماے اشراقیین[1] اور بعد اونکے حکماے مشائین[2] ہین - حضرات انبیا جو ایک لاکھ چوبیس ہزار یا کچھ کم و بیش ہین اور اونکے متبعین اور پیرو جو حصر و شمار سے باہر ہین - سب کے سب اس بات پر متفق ہین کہ خداوند عالم نے جہان کا سارا انتظام فرشتون کو سپرد کیا ہی - اور یہ فرشتے جو ایک نورانی مخلوق ہین اور طاعت و بندگی انکے خمیر مین داخل ہی بے اذن خداوندی کسی ایک ذرے کو جنبش نہین دیتے اور ہر ایک علوی یا سفلی خدمت کو اوسی کے الہام اور اوسی کی مرضی کے موافق سر انجام دیتے ہین - ابر و بارش کا منتظم بغیر اوسکے حکم اور حکمت کے بخار اور بادل نہین بنا سکتا خزانۂ ہوا کا وکیل سوا اوسکے اذن اور اجازت کے ایک پتا نہین ہلا سکتا - قاسم ارزاق بلا اوسکی منظوری اور مرضی کے کسیکو ایک لقمہ نہین کھلا سکتا - موکل نیران بے اوسکے ایما کے ایک ریشہ نہین جلا سکتا - غرض کوئی حرکت اور کوئی جنبش کسیوقت اور کسی جگہ بدون اوسکی رضا کے نہین ہو سکتی - ؎ بے رضائے تو یکے دانہ نروید ز زمین * بے رضائے تو یکے برگ نہ جنبد ز درخت * حکماے اشراقیین جنکا پیشوا اور مقتدا افلاطون ہی انتظام عالم کی نسبت یہ کہتے ہین - کہ آسمان و زمین مین جسمانی موجودات کے جسقدر انواع و اقسام ہین - اوسیقدر ان دونون مکانون مین نورانی سرشت اشخاص ہین جنکا آنکھونسے نہین نظر آتے

---

[1] اشراقیین وہ حکما ہین جنکو باطنی انکشاف اور اشراق حاصل تھا - اور وہ اسی قوت کشفیہ کی رو سے سیکڑون اور ہزارون کوسون تک غائبانہ تعلیم و تعلم کا سلسلہ جاری رکھتے تھے - ۱۲ منہ

[2] مشائین - یہ وہ لوگ ہین جو چل پھر کر تحصیل علوم کرتے تھے - اور قوت اشراقیہ سے عاری تھے - لفظ مشائین کے معنی چلنے پھرنے والی جماعت - چونکہ اشراقیین ایک جگہ بیٹھکر کشف اشراق کے ذریعے سے دور دور کے حکیمون سے اکتساب علم کرتے تھے - اور یہ لوگ بخود مسافت کر کے تحصیل علم کرتے تھے - لہذا اونکو اشراقیین اور اونکو مشائین کہتے ہین - ۱۲ منہ

لیکن دونون پر سے اگر غفلت اور ظلمت کے حجاب دفعۃً اٹھ جائین تمام ارض و سما اور درمیانی
فضا اونکے نور سے جگمگاتی ہوئی نظر آئے۔ وہ اپنی اصطلاح مین ان نورانی اشخاص کو
ارباب[1] نوریہ کہتے ہین۔ اونکے اعتقاد مین ان ارباب نوریہ مین سے ہر ایک کسی خاص نوع
جسم کا رب النوع ہو۔ یعنی اوس جسم کی تربیت اسی کے اہتمام اور انتظام سے ہوتی ہو۔ اور جو
افعال و خواص اوس جسم سے صادر ہوتے ہین وہ اسی رب النوع کی تدبیر اور صوابدید سے
وجودی صورت پاتے ہین۔ مثلاً تخم نباتی اور نطفۂ حیوانی مین ابتدا سے انتہا تک جسقدر
عجیب غریب صورتین اور شکلین پیدا ہوتی ہین اون سب کا موجد اور فاعل نبات اور
حیوان کا رب النوع ہو۔ اور اسی پر قیاس کرلو۔ اور جملہ انواع اجسام کو یعنی خاک و آب اور
باد و آتش اور تمام انواع مادیات کے افعال و اعمال انہین ارباب نوریہ کی تدبیرات سے
سرزد ہوتے ہین۔ اگرچہ سرسری نظر مین فرمودۂ انبیا اور عقیدۂ اشراقیین دونون کا مآل
اور ماحصل ایک معلوم ہوتا ہو۔ اور صرف الفاظ اور تعبیرات مین فرق پایا جاتا ہو۔ کہ وہ
منتظمین عالم کو ملائکہ سے تعبیر کرتے ہین۔ اور یہ اونکو ارباب نوریہ کہتے ہین۔ مگر درحقیقت
دونون کے اعتقاد مین بہت بڑا فرق معلوم ہوتا ہو۔ اسلیے کہ انبیا علیہم السلام کا عقیدہ یہ ہو
کہ ملائکہ انتظام عالم مین رب العالمین کے اذن اور الہام کے محتاج اور منتظر رہتے ہین۔
اور اشراقیین کے اعتقاد مین اس امر کی تصریح نہین ہوئی کہ ارباب نوریہ نظم جہان مین رب الارباب

---

[1] لفظ ارباب رب کی جمع ہو اور رب عربی زبان مین ایک امر ربی کو کہتے ہین۔ یہ ارباب گویا انواع اجسام کے مربی اور سرپرست ہین اور چونکہ ظلمت ہیولے اور تاریکی مادہ سے مبرا ہین لہذا صفت نور سے متصف ہوئے ہین۔ حکمای برہمنہ انہین ارباب نوریہ کو اپنی اصطلاح مین دیوتا کہتے ہین۔ اور یہ دیوتا لوگ اونکے اعتقاد مین شخص جسم کی رو سے زیادہ و نہین۔ گوئٹہ [illegible] جرمنی زبان کا مشہور شاعر ہو انے کلیات مین ایک مقام پر جملہ مذاہب مشہور کے بعض بعض عقائد اور اعمال کی نسبت ایک طنز آمیز پیرایہ مین تعجب ظاہر کیا ہو۔ ہندوؤن [illegible] عقیدے کی نسبت لکھا ہو کہ تعجب ہو اس بیوقوف قوم سے بہت تعجب ہو جنہو نے تینتیس کروڑ خدا مان لیے ہین۔ مین کہتا ہون مجھے گوئٹہ [illegible] نہایت تعجب ہو جنے ہندوؤن پر ۳۳ کروڑ خدا ماننے کا الزام لگایا۔ اور اسی بنا پر انکو بیوقوف کہا۔ اور افلاطون کے مقلدین کو جنہون نے غیر متناہی ارباب [illegible] زمرہ مین خیال کرکے سلسلہ مقال مین یاد بھی نکیا۔ اور نیز اوس عقلمند قوم پر کچھ تعجب کیا جنے بےحساب و بے شمار تو [illegible] عقل و شعور سے بالکل بے بہرہ و عالم حکیم تصور کر رکھا ہو۔ ۱۲ منہ

یہ دونون چیزین ظہور مین آئی ہین - اوسکو پورا پورا دریافت کرلینا - ہر ایک فرد انسانی
کی طاقت سے باہر ہی - اور اسیطرح پر نطفۂ زن و مرد کے اختلاط و اجتماع اور رحم مادر
کی تاریکی اور خون حیض کی رطوبت اور حرارت کی تاثیر سے جو جو صورتین شکلین اور قومین
وجود مین آئی ہین وہ حیطۂ تدبیر بشری سے بالکل خارج ہین - پس یہ اعتقاد کرنا کہ یہ کل
امور اور کل وہ قواعد و قوانین جنپر نظام عالم کا دار و مدار ہی تدبیر طبیعت اور تجویز نیچر سے
مقرر ہوئی ہین - اور نیچر ان تدابیر و تجاویز مین تعلیم معلم اور الہام ملہم سے مستغنی اور اجرای
کار مین آزاد اور مختار ہی - بیشک سخافت اور کوتاہ اندیشی ہی - کیا یہ ممکن ہو کہ جو چیز اپنے وجود
مین محتاج غیر ہی - وہ غیر کے ایجاد مین معاون سے مستغنی ہو - اور یہ ممکن ہو کہ جو چیز خود
بے عقل و بے شعور ہو وہ بے تکلف ذی عقل اور ذی شعور چیزون کو موجود کرلے - اور
یہ ممکن ہو کہ جس چیز مین اصلا مادۂ ادراک نہین رکھا گیا وہ ایسی صنعتین عمل مین لائے
جنکی کیفیت مین بڑے بڑے عقلا حیرت زدہ ہوکر رہ جائین - ہرگز ممکن نہین - اور
جو لوگ ایسے بدیہی محالات کو ممکن تجویز کرتے ہین اونسے بہت تعجب ہی -

مین نے کسی کتاب مین دیکھا ہی - یا کسی عالم سے سنا ہی کہ نیچر پرست لوگ اپنے اس اعتقاد
کی تاویل اسطرحپر کرتے ہین - کہ جو جو صنعتین اور حکمتین نیچر سے ظاہر ہوتی ہین وہ خود
مبدئ فیاض نے اپنی حکمت بالغہ سے نیچر کی سرشت مین ودیعت رکھدی ہین - اور اپنے
اپنے وقت پر بلا ارادہ و اختیار یہ نادر صنعتین اور عجیب و غریب تاثیرین نیچر سے سرزد ہوتی
ہین - اور اوسکو اونکے صدور کا مطلق شعور نہین ہوتا - مین کہتا ہون اگر عقیدۂ طبیعیہ
کی صحت اور درستی اس تاویل پر موقوف ہی - تو نیچر پرستون کو چاہیے کہ وہ اپنے اس
اعتقاد کو زیور صحت سے عاری سمجھین - اسلیے کہ یہ امر بالکل خلاف قیاس ہی - کہ

مبدئ فیاض فرشتون جیسے نورانی مخلوق کے ہوتے ہوئے نظام عالم کی نازک خدمتین
نیچر جیسی بے شعور چیز کو سپرد کرے۔ تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا۔ آیا یہ ہو سکتا ہے
کہ ملکی مہمات کے انجام دینے کے واسطے مسٹر گلیڈاسٹون جیسے عاقل کے ہوتے ہوئے
ایک بیل یا گدہا یا اور کوئی بے شعور حیوان صیغہ وزارت مین بھرتی کیا جائے۔ ہرگز نہین
ہو سکتا۔ اور جب انسان سے ایسی بے جوڑ بات کا ہونا مستبعد ہے۔ تو حضرت واجب الوجود
سے جو کہ حکیم وعلیم بلکہ خالق الحکما ہے ایسی ناموزون تدبیر کا ہونا کیونکر متصور ہے۔ سبحانہ
وتعالی عما یصفون۔ طبعیین نے ملائکہ اور ارباب نوریہ کو چھوڑکر تدبیرات اور تاثیرات
عالم کو طبیعت اور نیچر کی طرف اسلیے منسوب کیا ہے کہ اونکے نزدیک ملائکہ یا ارباب نوریہ
کوئی موجود چیز نہین ہے۔ بلکہ عوام الناس کو بہکانے کے واسطے اونکے مذہبی پیشواؤن
نے ایک سبز باغ دکھایا ہے۔ یا یہ کہ اونکے سمجھانے کے لیے افراد نیچر کو فرشتون اور دیوتاؤن
سے تعبیر کردیا ہے۔ جب طبعیین سے پوچھا گیا کہ فرشتون کے موجود ہونے سے کونسا
محال لازم آتا ہے کہ تم اونکے وجود سے منکر ہوکر نیچر پرستی کی حماقت مین مبتلا ہوئے۔
تو سوا اسکے اور کچھ جواب نہ تھا کہ اگر ملائکہ اوس صفت کے ساتھ جو زبان شریعت مین
بیان کی گئی ہے موجود ہوتے تو لامحالہ اونکی نورانی صورتین آنکھون سے دیکھی جاتین
یا اونکی رفتار و گفتار کی آوازین کانون سے سُنی جاتین۔ یا حس لامسہ سے اونکے اجسام
اور ابدان ملموس اور محسوس ہوتے۔ جب ان باتون سے کوئی بات نہین پائی جاتی
تو پھر وجود ملائکہ پر کیا دلیل ہے۔ اسکے جواب مین بطور معارضہ اونسے یہ کہا گیا کہ خدا اور
روح اور عقل جنکے وجود کے تم بھی قائل ہو۔ اگر موجود ہوتے تو ناچار وہ نورانی اشخاص
باصرہ یا سامعہ یا لامسہ سے محسوس ہوتے۔ اور جبکہ آغاز آفرینش سے یہ تینون حضرات

جیسے ہمارے کام ہمارے آلات کی طرف نہین منسوب کیے جاتے۔ ویسے ہی ان اندرونی خدمات کے کام بھی طبائع اور قوی کی جانب نہین منسوب ہو سکتے۔ و [1] من یفعل ذلک فقد شھد علی نفسه بالسفاھة وعلی ذھنه بالغباوة وعلی رایه بالسخافة۔

مین معترف ہون کہ ہنوز اس بحث کی بساط مین جھول باقی رہ گئے ہین اور وعدہ کرتا ہون کہ اگر خدا نے چاہا تو آیندہ کسی موقع پر یہ سارے شکن اور سَل نکالدیے جائین گے۔ وبالله التوفیق۔

[1] یعنی جو لوگ افعال و اعمال ملائکہ کو قواے جسمیہ کی طرف (جو کہ فرشتون کے آلات اور اوزار ہین) منسوب کرتے ہین۔ وہ اپنی کم فہمی اور ذہن کی کندی اور راے کی سستی پر گواہی دیتے ہین۔ ۱۲ منہ

تمت

ماہ نومبر مین چھپی ٭